ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اسلامی تصور جنس، مخنث، نکاح کے اصول وضوابط اور ایل۔جی،بی،ٹی۔کیو ایک تحقیقی جائزہ

Islamic Concept of Gender, Transgender, Intersex and L.G.B.T.: an Exploratory Study

Dr Nosheen Zaheer,

Associate Professor, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta, nosheenirna@gmail.com

Hafiza Amna,

Bs, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

Sadia Noor,

Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

Hafiza Jawaeria,

Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

Hafiza Laiba Saeed,

Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

Abstract

Allah the creator of all creations, created every species in pair of male and female. The purpose of this pairing is the continuation of the progeny of every species and this concept was not controversial subject. But recently the L.G.B.T.Q introduced some new concepts in gender debates which appears quite controversial to Islamic ideology. The present research in this regard will focus the concept of gender in Islam. What is the concept of transgender and what rights have been given to transgender in Islam? How Islam guides the male and female in fulfillment of their desire through halal relationship (marriage)? And which sexual acts are forbidden (haram) in Islam? And how the all above stated questions are dealt in L.G.B.T.Q?

Keywords: Gender, Transgender, marriage, L.G.B.T.Q.

تعارف

جدید دور میں صنف اور جنس ایک اہم ترین مسئلہ کے طور پر رونما ہورہا ہے لفظ صنف اور جنس ایک دوسرے کے مترادف استعمال کیے جاتا تھا۔ لیکن اگر لفظ صنف کی موجودہ تعریف کو دیکھا جائے تو اس کا تعلق انسان کی حیاتیاتی خصوصیات سے ہے جو رحم مادر میں تخلیقی مراحل کے دوران ظاہر ہو کر اسے مرد اور عورت کی شناخت عطا کرتے ہیں۔ جبکہ صنف کا تعلق ان معاشرتی اصول وضوابط اور اخلاقی رویوں سے ہیں جنھیں مرد اور عورت کے ساتھ مختص کیا جاتا ہے۔۔ انسان اشرف المخلوق ہونے کے ناطے نہ صرف ظاہری جسمانی ساخت کے اعتبار سے مرد اور عورت کے نام سے اپنی شناخت بناتا ہے بلکہ اس کے تمام مذہبی، سماجی، نفسیاتی الغرض ہر ذمہ داری کا دارومدار اس کی جنس سے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

تعلق رکھتا ہے۔اسلامی نقطہ نظر سے ہر انسان چاہے مرد ہو یا عورت اپنے رب کی تخلیق ہونے کے ساتھ حضرت آدمؑ اور بی بی حوا کی اولاد ہے۔اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے انسان کی حیاتیاتی تخلیق اور صنفی تقاضے میں حد فاصل قائم کرنے کی بجائے ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم قرار دیتا ہے۔ مرد اور عورت چونکہ جسمانی ساخت،اور ان کے مختلف جسمانی اعمال اور نفسیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اسلام ان اختلافات کو مد نظر رکھتے ہوئے مرد وزن کو مختلف کردار، ذمہ داریاں عطا کرتا ہے۔اسلام میں عبادات مرد وزن پر فرض ہیں لیکن عورت اپنی ماہواری میں نماز اور روزے ادا نہیں کرتی اس پر صرف رمضان کے روزوں کی قضاء ادا کرتی ہے مگر نماز کی قضاء نہیں ہے۔

پس اگر اسلام کے فلسفہ جنس اور صنف پر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کا فلسفہ جنس وصنف صرف انسان اور رب کے تعلق تک محیط نہیں بلکہ اسلامی فلسفہ بشری ضروریات کی تکمیل وتسکین کا بھی ایک باقاعدہ سسٹم متعارف کرواتا ہے جو تمام الہامی شریعتوں میں بنی نوع انسان کی بڑھوتری کا ذریعہ ہے۔ لیکن اسلام دو متضاد جنس وصنف (مرد وزن) کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر کہ انسانی بشری ضروریات کو سنت کے تابع کر کے اس عمل کو عبادات کے درجہ پر استوار کرتا ہے۔ جبکہ دور حاضر میں انسان نے اپنی شہوانی خواہشات کی بے لگام تسکین کے لیے نہ صرف کچھ نئی اصطلاحات متعارف کروائی ہیں بلکہ انسانی تصور جنس کو جو نہ صرف مذہبی بلکہ ان تھک میڈیکل تحقیقات کا نتیجہ ہے کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے ایک نیا تصور جنس اور صنف پیش کیا ہے جس میں اس بات کا تقاضہ کیا جارہا ہے کہ انسان اپنی جنس اور صنف اپنی جذباتی رجحانات کے مطابق خود مختص کر سکے اور اختیار میں انسان چاہے میڈیکلی مرد ہو کر اپنے آپ کو عورت سمجھے یا میڈیکلی عورت ہو کر مرد سمجھے یا زندگی کے کسی لمحے وہ سرجری سے اپنی جنس عورت سے مرد یا مرد سے عورت میں تبدیل کروا سکے۔ مگر کہانی یہی ختم نہیں ہوتی بلکہ انسان اپنی تذلیل کے اس مقام پر پہنچ چکا ہے کہ وہ انسان ہو کر کتا اور بلی بن کر زندگی گزارنے کے حقوق کا طلب گار ہے۔اس نئے نظام کے تحت مرد وزن کے جسمانی تعلق کے لیے ایک نئی اصطلاح ہیٹرو سیکشول متعارف کروائی گئی ہے جبکہ یہ نئے نظام کے علم دار خود کو ہوموسیکشول کہلاتے ہیں۔ان دونوں اصطلاحات کا باقاعدہ استعمال سب سے پہلے آسٹریا کے ایک مصنف "کارل ماریا کرٹبینی" نے اپنے ایک تحریر کے ذریعے کیا تھا جسکو اس نے "سوڈومی" قانون کے خلاف 1869ء میں لکھا تھا۔پھر 1880 میں "گستاؤ جیگر نے ان اصطلاحات کا استعمال اپنی تصنیف"' دی ڈسکوری آف سول " میں کیا تھا۔[1]

پس اس نئے سسٹم کا مرکز ومحور نہ صرف ہر قسم کے ہوموسیکشول سسٹم پر آزادی سے عمل درآمد کرنا ہے بلکہ ان کے رشتے یا شادیوں کو قانونی طور پر ہر ملک میں رائج کروانا ہے۔ یہ لوگ عام عوام کو کشمکش میں مبتلا کرنے کے لیے صرف مرد وزن کو اس سسٹم کا حصہ نہیں بتاتے بلکہ ٹرانسجنڈر، انٹر سیکس اور اس طرح کی بہت اصطلاحات کے مجموعہ کو ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو پلس کا نام دیتے ہیں۔

سابقہ ادبیات کا مطالعہ

تاریخ حقائق سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو پلس کا کوئی ایک بانی نہیں ہے بلکہ اس کا وجود مختلف ادوار میں ہم جنس پرست لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ بیسویں صدی کے وسط تک ہم جنس پرستی بہت سے ممالک میں نہ صرف غیر قانونی عمل تصور کیا جاتا تھا بلکہ اس عمل کے مرتکب کو سخت سزاؤں کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا۔1952 میں ماہر نفسیات ہم جنس پرستی کو نہ صرف ایک نفسیاتی بیماری (سوشیو پیتھک ڈسٹربنس) گردانتے تھے بلکہ 1968 میں ہم جنس پرستی کو سیکشول ڈیوی ایشن (جنسی انحراف) میں درج کیا جانے لگا۔ ہم جنس پرستی کو دماغی خلل تصور کیا جاتا جس کا علاج ماہر نفسیات اور مختلف ادویات کی مدد سے کیا جاتا تھا۔یہ سلسلہ 1973 تک جاری رہا جب دسمبر 1973 کو امریکن سائکیٹرک ایسوسی ایشن نے ڈائگنوسٹک اینڈ سٹیٹسٹک مینول اوف مینٹل ہیلتھ کے تیسرے ایڈیشن میں ہم جنس پرستی کو دماغی خلل سے خارج کر دیا۔جس کی واحد وجہ 1969 میں ہم جنس پرستوں (لیسبین اور گیز) اور اس وقت کے انسانی حقوق کے علم برداروں کی تنظیموں کا امریکن سائکیٹرک ایسوسی ایشن پر پرزور

[1] - Joshua J. Mark. “Ten Ancient LGBTQ Facts You Need to Know”. World History Encyclopedia. Last Modified June 8, 2021. https://www.worldhistory.org/article/1774/ten-ancient-lgbtq-facts-you-need-to-know/.

دباؤ تھا کہ ہم جنس پرستی کو دماغی خلل اور بیماری سے خارج کیا جائے۔[2] پس ہم جنس پرستوں کی منظم تحریک کا آغاز 1969 سے ہوا اور اس تنظیم سے جو لوگ منسلک ہوئے وہ ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو کے مخفف سے خود کو متعادف کروانے لگے۔[3]

انٹر نیشنل لیبر اور گنائزیشن (2022) میں ان تمام مخففات کی تفصیل یوں درج کی ہے ایل، لیسبین کو ظاہر کرتا ہے یہ وہ ہم جنس عورتیں ہیں جو رومانوی اور جنسی طور پر صرف عورتوں کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ جی، گیز یعنی ان اہم جنس پرست مردوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کا جنسی اور رومانوی رجحان صرف مردوں کی طرف ہوتا ہے۔ بی، بائسیکشول کا مخفف ہے جو ان افراد کو ظاہر کرتا ہے جو جنسی اور رومانوی رجحانات ایک سے زیادہ جنس (مرد اور عورت دونوں) کی طرف رکھتے ہیں۔ ٹی، ٹرانسجینڈر کے لئے مستعمل ہے۔ یہ اصطلاح ان افراد کو ظاہر کرتی ہے جو پیدائش کے وقت تفویض کردہ جنس سے مختلف جنس کا انتخاب کرتے ہیں یا ایسی جنس جو مرد اور عورت کے علاوہ ایک تیسری جنس کے طور پر استعمال ہوتی ہے یا وہ افراد اس میں شامل ہوتے ہیں جنھوں نے ابھی تک اپنے لئے یا تو کسی جنس کا انتخاب ہی نہیں کیا ہے اور اگر کی ہے تو وہ ایک جنس پر متفق نہیں ہوئے ہیں بلکہ ایک سے زیادہ جنسوں کا انتخاب کی ہے۔ کیو، کیوئر ایل منفی اصطلاح ہے جو اپنے اندر بہت وسعت رکھتی ہے یہ ان تمام لوگوں پر مشتمل ہے جو کہ دیگر ہم جنس افراد کی طرح متضاد جنسوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ غیر بائنری ہوتے ہیں اور یا صنفی سیال شناخت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ اور یہ عموما ایک جنس کی طرف مائل نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان کا رجحان مختلف جنس کے لوگوں کی طرف ہوتا ہے۔ کیو کی اصطلاح سوال کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے اور یہ ان افراد کو شامل کرتا ہے جنھوں نے ابھی تک اپنے لئے کسی جنس کا انتخاب نہیں کیا اور ابھی تک وہ جنس کی تلاش اور کشمکش میں مبتلاء ہے۔[4]

ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو نے اپنی تیظیم کو مزید منظم بنانے کے لیے بہت سے سمبلز کو اختیار کیا جن میں دھنک کے رنگوں والے جھنڈے سے لے کر جامنی رنگ کے ہاتھوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ان میں کچھ سمبلز انہیں نے دوسرے لوگوں سے متاثر ہو کر لیے اور کچھ گیز لبریشن موومنٹ نے اپنے لئے خود منتخب کئے۔ یہ سمبلز بھی اس تنظیم میں شامل لوگوں کی طرح مختلف نوع کے ہیں۔ سب سے پہلا سمبل جو ہم جنس پرستوں کو نازی حکومت نے دیا وہ گلابی رنگ کی تکون تھی۔ یہ سمبل ان لوگوں کو ظاہر کرتا تھا جنہوں نے جرمن کے اصول 175 کو توڑا تھا۔ اور ہم جنس افراد کو یہ سمبل اس لیے دیا گیا تھا کہ ان کا قصور سب پر واضح ہو جائے۔ اسی طرح لسبین کو کالی رنگ کی تکون کا سمبل ہولوکاسٹ کے اختتام پر دیا گیا۔ 1973 میں گیز رائٹ اور گنائزیشن نے امریکہ اور جرمنی میں بھرپور کوشش کے بعد اپنی تنظیم کے لئے گلابی تکون کے سمبل کو اپنی تنظیم کے افیشل سمبل کے طور پر منتخب کر لیا۔ پھر اسی گلابی تکون کو ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو کے دھنک رنگ کے جھنڈے کا بھی حصہ بنالیا گیا۔ اس دھنک رنگ کے جھنڈے کے موجد گلبرٹ بیکر تھے جنہوں نے اسے گیز اور لسبین پرائیڈ مارچ 1978 کے لئے اسے ڈیزائن کیا تھا۔ جس میں ابتدا میں آٹھ متوازی رنگوں کی پٹیاں تھیں لیکن بعد میں یہ چھ متوازی پٹیوں تک محدود ہو گیا۔ اس میں موجود تمام رنگ خاص مقصد کی عکاسی کرتے ہیں۔ گلابی رنگ سیکشوؤلٹی، سرخ رنگ زندگی، مالٹا رنگ ہیلنگ، پیلا رنگ سورج کی روشنی، سبز رنگ فطرت۔ فیرزی رنگ آرٹ یا جادو، نیل رنگ ہم آہنگی یا سکون اور بنفشی رنگ روح کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن سب سے جدید سمبل جو یہ تنظیم اب استعمال کر رہی ہے وہ سفید رنگ کی گرہ ہے جو ہم جنس پرستوں کی شادی کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ مغربی معاشرے میں سفید رنگ شادی سے منسلک ہے اس لیے سفید گرہ ہم جنس پرستوں کی شادی میں آزادی اور ان کے مساوی مقام کا سمبل ہے۔[5]

---

[2]-Samuel Neil Rees, The Lesbian, Gay, Bisexual and Transgender (LGBT) community's mental health care needs: An integrative literature review, Masters of Health Sciences for Nursing – Clinical, University of Otago, 2018, p.4.

[3] - Kevin Le. PharmD, BCPS, BCPPS. Review by Alyssa Billingsley, Pharm." What Does the Full LGBTQIA+ Acronym Stands For?". October 19,2022. https://www.goodrx.com/health-topic/lgbtq/meaning-of-lgbtqia.

[4]-International Labour Organization, Inclusion of lesbian, gay, bisexual, transgender, intersex and queer, (LGBTIQ+) persons in the world of work: A Learning guide, ILO Publisher,Switzerland, 2022, p. 4.

[5]-Curtis M. Kularski, History of Queer Symbology, Charlotte, University of North Carolina, pp.2-6

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

یہ ریسرچ اسلام کے تصور جنس، مخنث کے حقوق، مفسلسہ نکاح، مباشرت کے اصول وضوابط اور جدید تنظیم ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے تصورات پر بحث کرے گی اس ریسرچ پیپر میں مندرجہ ذیل سوالات کو مرکز تحقیق بنایا جائے گا

1-اسلام کا تصور جنس قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا ہے؟اور اگر کوئی انسان کسی پیدائشی معزوری کے باعث مردوزن کی جنس نہ رکھتا ہو تو کیا اسلام اسے اپنی مرضی کی جنس منتخب کرنے کی آزادی دیتا ہے؟اور کیا اسلام اس جنسی معزوری میں اسے کوئی حقوق بھی دیتا ہے؟

2-اسلام بنی نوع انسان کو مباشرت کے کیا اخلاق وضوابط فراہم کرتا ہے اور موجودہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔کی جنسی آزادی کو کس ورلڈ ویو سے دیکھتا ہے؟

اسلام کا تصور جنس

قرآن وحدیث کے مطالعے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن حدیث میں لفظ جنس اور صنف کہیں بھی درج نہیں اور قرآن پاک تخلیق کائنات میں نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کے جوڑوں کو بیان کرتے ہوئے جن الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں وہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے ایجنڈے، جنس اور صنف میں کشمکش کو بلکل سہارا نہیں دیتا۔رب کائنات ارشاد فرماتے ہیں"ثمنية ازواج من الضأن اثنين ومن المعزا ثنين"[6] "(یہ بڑے چھوٹے چارپائے) آٹھ قسم کے (ہیں) دو (دو) بھیڑوں میں سے اور دو (دو) بکریوں میں سے (یعنی) ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ)"[7]قرآن پاک مزید دو جانوروں کے جوڑوں کا تذکرہ فرماتے ہیں

"ومن الابل اثنين ومن البقر اثنين"[8]

ترجمہ:"اور دو دو اونٹوں میں سے اور دو دو گائیوں میں سے"[9]

رب کائنات کے تخلیق کائنات کے منصوبے میں حتی کہ جانوروں میں نر اور مادہ کی تقسیم صرف فطری عمل تخلیق کی عکاسی کرتا ہے جس میں ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے غیر فطری عمل کو مسترد کیا گیا ہے۔اللہ پاک جب اشرف المخلوق کی مرد و عورت میں تخلیق کو بیان فرماتے ہیں

"یآیھا الناس انا خلقنکم من ذکر او انثی"[10]

ترجمہ:"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا"[11]

یعنی تمام نبی نوع انسان کو ایک مرد حضرت آدمؑ اور ایک عورت بی بی حوا نے پیدا کیا۔اور اس عمل تخلیق کی وضاحت سورۃ البقرۃ میں کی گئی ہے

"نسآءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم"[12]

---

[6]-سورۃ الانعام:143
[7]-سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔جلد اول، ص347
[8]-سورۃ الانعام:144ا
[9]-سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔جلد اول، ص347-
[10]-سورۃ الحجرات:13
[11]سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔جلد سوم، ص1237-
[12]-سورۃ البقرہ:223

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ترجمہ: "تمھاری عورتیں تمھاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ"[13]

آیت مبارکہ اسلام میں مرد اور عورت کو رشتہ اذدواج میں منسلک ہونے کے بعد مجامعیت کے لئے صرف فرج کی اجازت دیتا ہے اور دبر میں وطی کو حرام قرار دیتا ہے۔اس آیت کی تفصیل حضرت ام سلمہ کی حدیث مسند احمد بن حنبل میں موجود موجود ہے۔[14] جو ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے نصب العین پر قاری ضرب ہے۔اسلام میں مباشرت کے اصول وضوابط بھی مہیا کرتا ہے تاکہ انسان اپنی بشری خوانشات کی تکمیل میں اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے نفس اور ابلیس کو اپنا امام وپیشوا نہ بنا کر شتر بے مہار کی طرح نہ دوڑے اور اپنی آخرت کو خراب نہ کر دے۔اسی جواب دہی کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن دونوں جنسوں (مرد وعورت) کو احکامات اور ان کے اجر کو بیان فرماتے ہوئے بعض آیات میں وضاحت سے دونوں کو الگ الگ مخاطب فرماتے ہیں

"ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثی وھو مومن فاءولئک یدخلون الجنة ولا یظلمون نقیرا"[15]

ترجمہ: "اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور انکی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی" [16]

سورہ آل عمران کی آیت 195 میں اللہ تعالیٰ مومن مرد اور عورتوں کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔

"فاستجاب لھم ربھم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی"[17]

ترجمہ: "تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی۔(اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا"[18]

پس اللہ پاک مومن مرد وعورت کو ان کی کو خوب صورت صفات سے یوں مخاطب کرتے ہوئے

"ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات واالصادقین والصادقات والصابرن والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والڈاکرات اعد اللہ لھم مغفرة واجرا عظیم" [19]

ترجمہ: "مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد

[13] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔جلد اول، ص 81-
[14] -بی بی ستارہ، ڈاکٹر نوشین ظہیر، مرویات حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھا کا بحیثیت مفسر قرآن تحقیقی جائزہ، الدلیلی، (2)64،4-78
[15] -سورۃ النساء: 124
[16] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔جلد اول، ص 231-
[17] -سورۃ آل عمران: 195 -
[18] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔جلد اول، ص 178-
[19] -سورۃ الاحزاب: 35

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے اللہ بہت بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے "[20]

اور نافرمانوں کی نافرمانی کے لیے عذاب کی وعید سناتے ہوئے بھی اللہ رب وعزت دونوں جنسوں (مرد اور عورت) کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ زنا کے ارتکاب کرنے والوں کی دنیاوی سزا کے بارے میں اقرآن کی سورہ النور میں درج ہے

"اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ"[21]

ترجمہ: "بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو دُرے مارو"[22]

اسی طرح چوری کا کے مرتکب کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ"[23]

ترجمہ: "اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے فعلوں کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت ہے "[24]

قرآنی آیات سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اسلامی تصور جنس میں کسی قسم کا کوئی غیر فطری ابہام و کشمکش موجود نہیں اسلام پوری بنی نوع انسان کو صرف مرد اور عورت میں تقسیم کرتا ہے یہ تقسیم ان دونوں کی انفرادی جسمانی ساخت پر ہے جن کی بنا پر ان کے فرائض حقوق ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن جب یہ دونوں (مرد و عورت) اللہ کے حضور خلوص نیت سے تمام نیک اعمال کرتے ہیں تو ان کے اجر ان کے رب کے حضور ان کی جنس سے نہیں بلکہ ان کی نیتوں سے اعلیٰ مراتب پانے والے ہیں اسی طرح نافرمانی کرنے والا چاہے مرد ہو یا عورت اپنی نافرمانی کے لئے دنیا و آخرت میں سزاوار ہے جب تک صدقِ دل سے توبہ نہ کر لے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کی تربیت کرتے ہوئے انہیں ایک ذمہ دار انسان کی روپ میں ڈھالتا ہے جو کچھ لمحوں کی تسکین کو اپنی زندگی کا نصب العین نہیں بناتا جبکہ ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو کے فلسفہ جنس جو صرف شہوانی خواہشات کو بنیاد بنا کر دنیاوی لذت میں محو رہ کر اپنی آخرت کو جو ہر مذاہب کا بنیادی عقیدہ ہے کو فراموش کر رہے ہیں۔

اسلام میں تصور مخنث اور ان کے حقوق

اسلامی فلسفہ جنس کی وضاحت کے بعد ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ اللہ پاک صرف مرد و عورت کو قرآن میں مخاطب فرما رہے ہیں اور اگر کوئی شخص پیدائشی طور پر مرد و عورت کے نارمل خد و خال کے ساتھ پیدا نہیں ہوتا تو اس کے لیے اسلام میں کیا حکم ہے؟ ایسے افراد جن کے مرد یا عورت ہونے کا پتہ نہ چلے یعنی یا تو وہ مرد اور عورت دونوں کی شرمگاہ رکھتا ہو یا کچھ بھی نہیں رکھتا۔ ایسے افراد کو مخنث یا خنثیٰ غیر مشکل کہا جاتا ہے۔[25] اسلامی قوانین مرد اور عورت کی طرح خنثہ کو بھی تمام حقوق اور احکامات کی انجام دہی کے لئے اصول وضوابط مہیا کرتا ہے۔ ان اصولوں میں سب سے اول ان کی ظاہری وضع کے مطابق ان کے حقوق کا تعین ہے۔ جس کے لئے فقہا

[20] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد سوم، ص 1010-1011

[21] ۔ سورۃ النور: 2

[22] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 835-836-

[23] ۔ سورۃ المائدہ: 38

[24] ۔ سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 269 -

[25] الإمام برهان الدين آبي الحسن علي بن ابي بكر المرغيناني رحمه الله المتوفي 593ھ، الهداية شرح بداية المبتدي، 1417ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامية، گارڈن ایسٹ کراتشی، پاکستان، ج: 4، جزء 8، ص 343-

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اکرام آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے "فان جاء صاحبها فعرف عفاصها وعاها ووكاءها فاعطها اياه اگر اس کا مالک آجائے اور اسکی تھیلی اور (اس کے اندر جو تھا) اسکی تعداد اور بندھن کے بارے میں بتائے تو وہ اسے دے دو"[26] فقہا اس حدیث میں اور خنثہ میں مطابقت پیدا کرتے ہیں کہ کسی گمشدہ چیز کا مالک اپنی شے کی علامات بتا کر اسے حاصل کر لیتا ہے اسی طرح خنثیٰ میں مرد و عورت میں سے جس کی علامات ظاہر ہوں گی اس پر اسی کے حکم کا اطلاق ہو گا۔ یعنی اگر خنثیٰ کی داڑھی آجائے اور اس کی آواز بھاری ہو جائے تو اس کے حقوق پر لاگو ہونے والے تمام احکام مردوں والے ہوں گے۔ اور اگر اسے حیض آنے لگیں تو اسے عورتوں کی طرح حقوق واحکامات تجویز کئے جائیں گے۔ لیکن اگر اسی صورت حال پیش آجائے جس میں بچہ ذکر اور فرج دونوں رکھتا ہو[27] تو اس صورت میں اما ابو حنیفہ نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث سے اصول کا استنباط کرتے ہیں۔ "قال قتادة فذكرت ذلك لسعيد بن المسيب قال: فان بال منهما جميعاً قلت: لا ادري فقال سعيد يورّث من حيث يسبق قتادہ کہتے ہیں : میں نے یہ سعید بن مسیب کے سامنے بیان کیا۔ ایہوں نے کہا: اگر دونوں سے پیشاپ کرے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ سعید نے کہا: جہاں سبقت لے جائے گا وہاں کے مطابق وارث بنا دیا جائے"[28] امام ابو حنیفہ کا اس حالت کے بارے میں مؤقف یہ ہے کہ اب اولیت کو مد نظر رکھا جائے گا اگر ذکر سے بول کیا تو وہ مرد شمار ہوگا اور اگر اس کے برعکس ہوا تو پھر عورت کے احکام جاری ہونگے جبکہ صاحبین کثرت بول کی شرط لگاتے ہیں اگر بچہ فرج سے کثرت بول کرتا ہے تو عورت کے احکام لگیں گے اور اگر ذکر سے بول کرتا ہے تو مرد کے احکام جاری ہونگے۔[29] ایک اور حدیث بھی اس مضمون کی وضاحت کرتی ہے۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے بچہ کی میراث سے متعلق پوچھا گیا جسکا فرج بھی تھا اور ذکر بھی تو وہ کس طرح وارث ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ جس سوراخ سے پیشاب کرتا ہے اس اعتبار سے وارث ہوگا"۔[30]

اب اگر صورت یہ ہو کہ بچہ خنثیٰ مشکل ہو جسے انگریزی میں انٹر سیکس کہتے ہیں جو مرد اور عورت دونوں میں سے کسی ایک کی بھی علامت نہ رکھتا ہو اس صورت حال میں اسے کسی ایک جانب ترجیح دینا مشکل ہو جانے کے سبب اس کو احکامات کی ادائیگی کے لئے مرد اور عورت کے درمیان رکھا جائے گا۔[31]

فقہا احکام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خنثیٰ جب مردوں اور عورتوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھے گا تو ایک حکم تو اسکا وہی ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں کی درمیان والی صف میں کھڑا ہوگا تاکہ مردوں اور عورتوں کی نماز میں خلل نہ آئے بوجہ اشتباہ کے کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسکی ہیئت سے متعلق بعض حضرات کا کہنا ہے کہ وہ قعدہ میں عورتوں کی طرح بیٹھے گا جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کا یہ موقف ہے کہ وہ بالغ ہونے سے قبل اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے گا البتہ اگر اس نے منہ کو ڈھانپے بغیر نماز پڑھی تو استحبابا اس کو نماز کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر اسکی عمر سن رشد کو پہنچ گئی ہے اور اس میں کوئی علامات مذکر یا مؤنث کی ظاہر نہیں ہوئی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ منہ ڈھانپ کر نماز پڑھے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اسکی نماز جائز نہ ہوگی۔[32]

---

[26] الامام فرید الدین عالم بن العلاء الاندرپتی الدھلوی الھندی المتوفی 786ھ، الفتاوی تاتارخانیہ، مکتبہ زکریا دیوبند، الھند، ج:20 ص:194۔

[27] امام ابن حسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی القدوری رحمہ اللہ المتوفی 428ھ، مختصر القدوری، 1435ھ/2014ء، مکتبہ بشری کراتشی، باکستان، کتاب الخنثی، ص:544-545-

[28] اِلامام برھان الدین آبی الحسن علی بن ابی بکر المرغینان رحمہ اللہ المتوفی 593ھ، الھدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، 1417ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، گاردن ایست کراتشی، باکستان، ج:4، جزء 8، ص:344-

امام ابن حسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی القدوری رحمہ اللہ المتوفی 428ھ، مختصر القدوری، 1435ھ/2014ء، مکتبہ بشری کراتشی، باکستان، کتاب الخنثی، ص:544-545۔

[29] -

[30] امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ، سنن الکبری بیہقی، مکتبہ رحمانیہ، لٹل سٹار پرنٹرز لاہور، ج:8، باب میراث الخنثی، حدیث:12518، ص:152-

[31] امام ابن حسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی القدوری رحمہ اللہ المتوفی 428ھ، مختصر القدوری، 1435ھ/2014ء، مکتبہ بشری کراتشی، باکستان، کتاب الخنثی، ص:545-

اِلامام برھان الدین آبی الحسن علی بن ابی بکر المرغینان رحمہ اللہ المتوفی 593ھ، الھدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، 1417ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، گاردن ایست کراتشی، باکستان، ج:4، جزء 8

[32]، ص:345، فصل فی احکام الخنثی-

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اسی طرح احکامات کی ادئیگی کے لئے ستر کے بیان میں فقہا کرتے ہیں ہے کہ اسکے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مردوں یا عورتوں کے سامنے اپنے ستر کا کوئی حصہ کھولے۔اور نہ کسی نہ محرم کے ساتھ خلوت میں بیٹھے اور نہ ہی غیر محارم کے ساتھ سفر کرے۔اورامام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ حج میں عورتوں کے لباس کا سا لباس پہنے گا۔[33]

خنثی کے نکاح سے متعلق مختلف صورتوں کو بیان کیا گیا ہے اگر وہ خنثی مشکل نہیں ہیں اور دونوں کے والد نے ان کا نکاح کردیا اور ان کی طرف سے اس بات کا ذکر ہوا ہے کہ ایک مرد ہے اور دوسرا عورت ہے تو پھر اس صورت میں ان کا نکاح درست مانا جائے گا اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کا باپ مرگیا یا دونوں کاوالد انتقال کرجائے اور پھر وہ بھی مرجائے تو پھر دونوں کی طرف سے گواہ کا ہونا ضروری ہے۔[34]

اگر وہ دونوں خنثی مشکل ہے اور ان کے ولی نے ان کا نکاح ان کی حالت کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی کردیا تو پھر ان کے نکاح کو اس وقت تک موقوف رکھا جائے گا جب تک کہ ان کی حالت واضح نہ ہو جائے کیونکہ اس میں اس بات کا اشتباہ ہے کہ آیا یہ مذکر ہوگا یا مؤنث اگر تودونوں کے متعلق یہ ثابت ہوگیا کہ ان میں سے ایک مرد اور دوسرا عورت ہے تو پھر ان کا نکاح درست ہوگا اور اگر خنثی کا نکاح کسی عورت سے کرادیا گیا تو پھر اس کو ایک سال تک کی مہلت دی جائے گی۔[35]

اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اسکا خنثی مشکل ہونے کا یقینی علم نہ ہو اور وہ خود اپنے مرد یا عورت ہونے کی گواہی دیتا ہے تو اسکا یہ قول اس کے حق میں قابل قبول نہ مانا جائے گا جب تک کہ اسکا ولی یا وصی اس بات کا اقرار نہ کرلے کہ یہ مرد ہے یا عورت ہے اور اگر وہ خنثی مشکل ہے تو وصی کے اقرار کی تصدیق نہ کی جائے گی۔[36]

دیگر احکامات کی طرح خنثی کی گواہی کا بھی اس وقت تک اعتبار نہ ہوگا جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ یہ مرد ہے یا عورت ہے اور اگر وہ خنثی اگر کسی شخص نے کسی مشکل ہے تو پھر اس کی گواہی کے قبول کرنے میں اس وقت تک توقف کیا جائے گا جب تک اس کا حال واضح نہ ہوجائے۔ حاملہ عورت کے بچہ میں حق میں وصیت کی کہ اگر لڑکا ہے تودس ہزار دینار اور اگر لڑکی ہے تو پانچ ہزار دیئے جائے اور پھر اس عورت سے خنثی مشکل پیدا ہوا تو اس کو ابتداء میں پانچ ہزار دینار دیئے جائے گے اور بقیہ پانچ کو اس کی حالت کے ضاہر ہونے سے پہلے تک محفوظ رکھا جائے گا اور پھر حالت کے مطابق بقیہ رقم کو دیا جائے گا یعنی اگر مرد ہو ا تو باقی رقم اسکو لوٹا دی جائے گی اور اگر عورت ہوئی تو بقیہ رقم وصیت کرنے والے ے ورثاء کو واپس کردی جائے گی۔اور اگر وہ حالت کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی مرگیا تو پھر تمام رقم ورثاء میں تقسیم کردی جائے گی۔[37]

اسلامی قوانین کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اسلامی حدودو قیود میں اللہ کی آخری شریعت جو نبی اکرم ﷺ کو عطا کی گئی ہے اس میں اپنی مرضی سے کسی جنس کا انتخاب صرف اس بنیاد پر کرنا کا مجاز نہیں کہ وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ وہ مرد ہو کر عورتوں والی جنس مقرر کرے اور نہ ہی عورت ہو کر مردوں جیسا برتاؤ کرے اور نہ ہی مخنث ہو کر اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کرے آپ ﷺ نے سختی سے اس بات کی ممانیت فرمائی ہے آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "**لعن رسول الله المتشّبهين من**

---

[33] مولاناسید امیر علی رحمہ اللہ، فتاوی عالمگیری، علی اعجاز پرنٹر، مکتبہ رحمانیہ، ج:10، ص:361-

[34] مولاناسید امیر علی رحمہ اللہ، فتاوی عالمگیری، علی اعجاز پرنٹر، مکتبہ رحمانیہ، ج:10، ص:362، نوع دیگر در مسائل نکاح۔-

[35] -ایضاً

[36] -ایضاً، ص365

[37] -ایضاً، 366

الرّجال بالنّسآء ، والمشبّھات من النّسآء بالرّجال رسول اللہ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں"[38]۔

اسلام میں مجامعیت کے اصول وضوابط

اسلامی قوانین کا مرکز و محور اللہ پاک کا کلام قرآن اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت واحادیث مبارکہ ہیں۔اور چونکہ مسلمان کا مطمع نظر حصول قرب الٰہی اور اس کی خوشنودی ہے جس کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا کر وہ اللہ کے قوانین کی پابندی کرتا ہے۔اس لیے اللہ پاک اسے تمام مخلوقات سے ممیّز کرتے ہوئے اسے مجامعیت ایک ایسا شرعی سسٹم عطا کرتا ہے جس سے وہ نہ صرف اپنی نسل بڑھاتا ہے بلکہ اپنی عظمت و وقار کو برقرار رکھتے ہوئے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتا ہے۔اسلام اس شرعی سسٹم کو نکاح سے منسوب کرتا ہے۔شریعت میں نکاح کے حقیقی معنی سے مراد رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا اور مجازی معنی وطی کے ہیں[39] قرآن اس سسٹم کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے اسے تمام انبیاءؑ اور آپ ﷺ کی سنت قرار دیتا ہے۔

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَـهُـمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً "[40]

ترجمہ: "اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے اور ان کو بیبیاں اور اولاد بھی دی تھی "[41]

اس سنت پر عمل پیرا ہو کر مسلمان نہ صرف اتمام سنت کر کے سکون قلب حاصل کرتا ہے بلکہ اللہ پاک قرآن میں اسے اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"ومن ایتہ ان خلق لکم من أنفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودة ورحمة"[42]

ترجمہ: "اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تمھاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی"[43]

اللہ پاک میاں بیوی کے رشتے کی پاکی اور قربت کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے انھیں ایک دوسرے کا لباس قرار دیتے ہیں۔کہ جس طرح انسان کا لباس اس کی ذات کے بے حد قریب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی ستر پوشی کرتا ہے اسی طرح رشتہ ازدواج میں منسلکی ہو کر میاں بیوی ایک دوسرے کی قرابت داری تو حاصل کرتے ہیں ساتھ ہی وہ ایک دوسرے کو حرام رشتے سے بچاتے ہیں

"هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ"[44]

---

[38]-امام بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف)، حافظ محمد الستاالحماد (مترجم)، صحیح بخاری، لاہور، دالرسلام، باب متشبّھین بالنّسآء والمتشبھات بالرجال، جلد 5، حریث 5885، ص 541،

[39]-حافظ عمران ایوب لاہوری، فقہ السنہ، کتاب ا لنکاح، فقہ الحدیث پبلیشر، 2006، ص 27

[40]-سورة الرعد: 38

[41]سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 606--

[42]-سورة الروم: 21

[43]سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد سوم، ص 971--

[44]-سورہ البقرة: 187

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ترجمہ: "وہ تمھاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو"[45]

مسلمان مرد کے لئے جائز تعدد زوج کو سورۃ النسآء میں یوں بیان کرتا ہے

"فَانكِحُوا۟ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ فَوَٰحِدَةً"[46]

ترجمہ: "تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کرلو۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کرسکوگے تو ایک عورت (کافی) ہے"[47]

اسلامی شریعت مرد کو چار عورتوں کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنے کی اجازت صرف چاروں کے حقوق میں عدل وانصاف کی شرط پر دیتا ہے اور اگر وہ انصاف نہ کرپانے کا خدشہ رکھتا ہو تو اسے صرف ایک نکاح پر محیط رہنے کا درس دیتا ہے۔ پھر اگر اپنے مالی حالات کی وجہ سے آزاد عورت سے نکاح نہ کرسکے تو اسے مسلمان لونڈی سے نکاح کی اجازت دیتا ہے

"وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ "[48]

ترجمہ: "اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں ہی سے جو تمھارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کرلے)۔ اور اللہ تمھارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کرکے نکاح کرلو اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کرو بشرطیکہ عفیفہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں"[49]

مندرجہ بالا آیات مبارکہ اسلامی فلسفہ کے دو اہم نکات پر روشنی ڈال رہی ہیں۔ اول مسلمان مرد اللہ کی شریعت کے مطابق نکاح صرف عورت سے کرے گا وہ عورت عفیفہ اور پاک دامن ہوگی چاہے آزاد ہو یا لونڈی۔ پس نکاح مسلمان مرد و عورت کو بدکاری اور درپردہ دوستی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور دوسرا مسلمان مرد اس کے نکاح میں آنے والی عورت یا عورتوں کے حقوق کی ادائیگی میں عدل وانصاف کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔ اسلامی فلسفہ نکاح ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ کے فلسفہ مباشرت کے متضاد ہے کیونکہ یہ تنظیم نہ تو مباشرت کے لیے نکاح کی شرط کو لازمی تصور ہی نہیں کرتے اور اگر یہ شادی میں منسلک ہونا بھی چاہیں تو یہ ہم جنس (مرد کی مرد سے اور عورت کی عورت) سے شادی کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کے لیے پرزور کوشاں ہیں جو اسلام میں گناہ کبیرہ ہیں اور ان کی تفصیل آگے درج کی گئی ہے۔

اسلامی فلسفہ نکاح مسلمان کو رشتوں کی تکریم وتحریم کا درس دیتا ہے ہے قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَٰتُكُمْ وَعَمَّٰتُكُمْ وَخَٰلَٰتُكُمْ وَبَنَاتُ ٱلْأَخِ وَبَنَاتُ ٱلْأُخْتِ وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ وَأُمَّهَٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَٰٓئِبُكُمُ ٱلَّٰتِى فِى حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِى دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا۟ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَٰٓئِلُ أَبْنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنْ أَصْلَٰبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا۟ بَيْنَ ٱلْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا"[50]

---

[45] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 65 --

[46] -سورۃ النسآء: 3

[47] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 181--

[48] -سورۃ النسآء: 25

[49] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 193-194--

ترجمہ: تم پر تمھاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہو، اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنھیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر تم نے ان سے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور تمھارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا)۔ بے شک اللہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے"[51]

اسلامی فلسفہ نکاح کی تشریح ارکان نکاح اور شرائط نکاح کے بغیر نامکمل ہیں۔ ارکان نکاح سے مراد وہ اراکین ہیں جن کی جو نکاح کے لیے لازم و ملزوم ہیں ان میں سب سے اول زوجین (مرد اور عورت) جنھیں نکاح کے بندھن میں اللہ کی شریعت کے مطابق منسلک لیا جائے گا اور ان دونوں زوجین کا ان تمام موانع سے خالی ہونا جو نکاح کے صحیح مونے میں روکاوٹ بنیں۔ دوم ولی یا اس کے قائم مقام کا حصول ایجاب کے لیے یہ کہنا کہ میں نے فلاں لڑکی سے تیرا نکاح کر دیا۔ سوم شوہر یا اس کے قائم مقام کا حصول قبول کے لیے یہ کہنا کہ میں نے اس نکاح کو قبول کیا۔[52] ان ارکین سے نکاح کا اعلانیہ ہونا ثابت ہو رہا ہے جو دو خاندانوں کو رشتے داری کے سنبندھ میں جوڑتا ہے۔ نکاح کی شرائط میں سب سے پہلے زوجین کا تعین ہیں جس میں لڑکی اور لڑکے کا نام بمع ولدیت معلوم ہو۔ دوم زوجیں (لڑکا اور لڑکی) دونوں نکاح کے لیے راضی ہوں یعنی نکاح بالجبر نہ ہو۔ سوم عورت کا ولی اس کا نکاح کروئے اور چہارم عقد نکاح پر گواہین کی موجودگی لازمی ہو۔[53]

اسلامی فلسفہ نکاح کا ایک پہلو زوجین کے مابین اسلامی شریعتی اخلاق کی پاسداری ہے۔ ان اصولوں کی پاسداری کرنے والے کو مجامعیت پر صدقہ کا اجر ملتا ہے آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے

"وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا: یارسول اللہ! ایاتی احدنا شھوتہ ویکون لہ فیھا اجر؟ قال: ارایتم لو وضعھا فی حرام، اکان علیہ فیھا وزر؟ فکذٰلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہ اجر اور (بیوی سے مباشرت کرتے ہوئے) تمھارے عضو میں صدقہ ہے صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کر رسول! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اسے اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر وہ یہ خواہش حرام جگہ پوری کرتا ہے تو کیا اسے اس پر گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لئے اجر ہے"[54]

اسلامی فلسفہ نکاح کی نہ صرف یہ انفرادیت ہے کہ مجامعیت کو سنت مطہرہ کی نیت سے کرنے والا اجر و ثواب کا مستحق ٹھرتا ہے بلکہ اس پر عمل پیرا ہونے والے کی اولاد کو شیطان کبھی نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ پڑھے بسم اللہ، اللھم جنّبنا الشّیطٰن وجنّب الشّیطان ما رزقنا اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے شیطان سے بچا"[55]

اسلام نکاح کی غرض و غایت صرف حصول اولاد بتاتا ہے قرآن عورت کو کھیتی (زمین) سے تشبیہ دیتا ہے کہ جیسے زمین کا کام بیج کی حفاظت اور نشو و نما ہوتی ہے اسی طرح عورت اپنے شوہر کی نسل کی حفاظت اور بڑھوتری کی ذمہ دار ہے اس لیے اسلام مجامعیت کے لیے صرف فرج کی اجازت دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا

---

[50]-سورۃ النسآء: 23

[51]سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد اول، ص 191-192--

[52] حافظ عمران ایوب لاہوری، فقہ السنہ، کتاب النکاح، فقہ الحدیث پبلیشر 2006، ص 52-53

[53]-ایضاً، ص 53

ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود (مترجم)، صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب الزکوۃ، باب بیان انّ اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف، -حدیث نمبر 2329، ص 349-350[54]

[55]ایضاً، کتاب النکاح، باب مایستحب ان یقولہ سند المجماع، حدیث نمبر 3533، ص 83-84 -

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ "[56] اس آیت کی شان نزول مباشرت کے صول کی وضاحت کرتی ہے۔ مدینہ میں انصار قبیلہ یہودیوں کے ساتھ آباد تھا اور یہودیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے انصار یہودیوں کی فضیلت کے قائل تھے۔ یہود اس بات کے قائل تھے کہ اگر بیوی کے ساتھ پیچھے کی طرف سے فرج میں جماع کرنے سے بھینگا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ انصار یہود سے متاثر ہونے کے باعث یہود کے طریقے پر عمل پیرا تھے۔ جبکہ قریش اہل کتاب کے برعکس پیچھے کی طرف سے فرج میں جماع کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد ایک انصاری عورت کی شادی ایک مہاجر سے ہوئی اور مہاجر کے اس طریقے کو اس نے ناپسند کیا اور حضرت ام سلمہ سے درخواست کی نبی اکرم ﷺ سے یہ معا،لہ پوچھ کر بتائیں۔[57] حضرت ام سلمہ کے استفسار کرنے پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "فقال اادعی النصاریّة فدعیت فتلا علیها هذه الایة نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انّی شتم صماما واحدا نبی ﷺ سے فرمایا اس انساریہ کو بلاؤ، چنانچہ اسے بلایا گیا اور نبی ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی تمھاری بیویاں تمھاری کھیتیاں ہیں، سو تم اپنے کھیت میں جس طرح آنا چاہو، آسکتے ہو اور فرمایا کہ اگلے سوراخ میں ہو (خواہ مرد پیچھے سے آئے یا آگے سے)"[58]

پس اسلام کا فلسفہ نکاح اللہ پاک کی شریعت کی فرمانبرداری کی ساتھ مسلمان مرد اور عورت کو عفت و عصمت سے مزین کرنا ہے۔ اسلام مسلمانوں کو جہاں مباشرت کے اخلاق فاضلہ کی تعلیمات دیتا ہے وہیں اسلام مباشرت کے اخلاق رذیلہ یا اللہ کی نافرمانی سے انسان کو منع فرماتا ہے۔ یہ تمام راستے جو انسان کو اللہ پاک کی نافرمانی کر کے نفسانی خواہشات کی تکمیل کی دعوت دیتے ہیں یہ تمام راستے ابلیس کے راستے ہیں۔ ان میں زنا، لواطت اور ہاتھ سے نکاح کو قرآن و حدیث نے حرام قرار دیا ہے۔ جبکہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔ کے وجود میں آنے کے بنیادی مقاصد ہی جنسی خواہشات (زنا اور لواطت) کی تکمیل میں بغیر کسی روکاوٹ (مذہب یا کلچر) کے مکمل آزادی ہے۔ اسلامی شریعت میں زنا سے مراد وہ حرام رشتہ ہے جس منسلک مرد و عورت اللہ کی حدود کی نافرمانی کرتے ہوئے نکاح کے بغیر وطی کرتے ہیں۔ اسلام اس عمل کی قباحت (بے حیائی اور بے شرمی) کو بیان کرتے مسلمان مرد و عورت کو اس کے قریب جانے سے بھی منع فرماتا ہے

"وَلَا تَقْرَبُوا۟ ٱلزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَـٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا"[59]

ترجمہ: "اور زنا کے پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے"[60]

زنا کا ارتکاب کرنے والا مومن نہیں ہوتا آپ ﷺ کا ارشاد ہے "لایزنی العبد حین یزنی وهو مؤمن زانی زنا نہیں کرتا کہ جب زنا کر رہا ہو تو وہ مسلمان ہو "[61] اس جرم کے گناہ کبیرہ ہونے کے باعث اللہ پاک نے قرآن پاک میں اس کے مرتکب مرد و عورت کے لیے سخت دنیاوی سزائیں رکھی ہیں، قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

"ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِى فَٱجْلِدُوا۟ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِا۟ئَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِى دِينِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ "[62]

---

[56]-سورۃ البقرہ: 223

[57]-

[58]-امام احمد بن حنبل (مؤلف)، مولانا محمد ظفر اقبال (مترجم)، مسند احمد بن حنبل، جلد دوازدہم، مسند النساء، حدیث ام سلمہ زوج النبیؐ ﷺ، حدیث نمبر 277136، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص 69-70

[59]-سورۃ بنی اسرائیل: 32

[60] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 680-

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (مؤلف)، پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود (مترجم)، صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی ونفیه عن المتلبّس بالمعصیة، وعلی ارادة نفی کماله، ح
[61] 202، ص 171

[62]-سورۃ النور: 2

ترجمہ: "بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ایک کو سو درّے مارو۔ اور اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع اللہ (کے حکم) میں تمھیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو"[63]

زنا کی طرح اسلام لواطت (غیر فطری مباشرت اور ہم جنس پرستی) کو بھی گناہ کبیرہ میں شامل کرتا ہے۔ قرآن پاک اس عمل کو قوم لوط سے منسلک کرتا ہے جنھوں نے سب سے پہلے اعلانیہ اس عمل کا ارتکاب کیا قرآن پاک قوم لوط کا قصہ سورۃ العنکبوت میں یوں بیان کرتا ہے کہ حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ ٱلْفَـٰحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ ٱلْعَـٰلَمِينَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ ٱلرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ ٱلسَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِى نَادِيكُمُ ٱلْمُنكَرَ"[64]

ترجمہ: "کہ تم (عجب) بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو۔ تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا۔ تم کیوں (لذت کے ارادے سے) لونڈوں کی طرف مائل ہوتے اور (مسافر کی) رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو"[65]

آپؑ انھیں اس بے حیائی کے کام سے روک جانے کی تلقین فرماتے رہے مگر وہ اس اپنی سرکشی میں توبہ کرنے کے بجائے اللہ پاک کے عذاب کو دعوت دینے لگے۔ اللہ پاک نے ان پر اپنے فرشتے بھیج کر عذاب کیا تا کہ بعد میں آنے والے ان سے عبرت پکڑ سکیں

"إِنَّا مُنزِلُونَ عَلَىٰٓ أَهْلِ هَـٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ بِمَا كَانُوا۟ يَفْسُقُونَ وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَآ ءَايَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ"[66]

ترجمہ: "ہم اس بستی کے رہنے والوں پر اس سبب سے کہ یہ بدکرداری کرتے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے سمجھنے والے لوگوں کے لیے اس بستی سے ایک کھلی نشانی چھوڑ دی"[67]

اسلام زنا اور لواطت کے بعد ہاتھ سے نکاح کی ممانیت فرماتا ہے اس عمل کا ارتکاب کرنے والا ان سات لوگوں میں شامل ہے جو اگر توبہ کیے بغیر مر گئے تو اللہ پاک قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور پہلے پہل جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں میں یہ شامل ہو گا۔ حدیث شریف میں ہے "نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات قسم کے لوگ ہیں اللہ تعالی قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور انہیں اہل عالم کے ساتھ جمع نہیں کرے گا اور انہیں پہلے پہل جہنم میں داخل کرے گا ہاں مگر یہ کہ توبہ کرلے مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں جو شخص توبہ کرے گا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرلے گا اپنے ہاتھ کے ساتھ جماع کرنے والا (یعنی مشت زنی کرنے والا) اور فاعل مفعول۔ (یعنی غیر جنسی فعل کرنے اور کروانے والا) دائی۔۔۔ "[68]

مندرجہ بالا تفصیل سے اسلام کا فلسفہ نکاح اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے حرام ذرائع اور ان پر وعید واضح ہو گئی ہے اور اس وضاحت کے بعد اگر ہم ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کے فلسفہ کو اسلامی ورلڈ ویو میں دیکھیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام بنی نوع انسان کو شریعت کو خصوصاً آخرت کی زندگی میں کامیابی کے لیے عفت و پاکیزگی کے دامن کو تھامے رکھنے کی

---

[63] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص835-836--

[64] -سورۃ العنکبوت:28-29

[65] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص955-956 -

[66] -سورۃ العنکبوت:34-35

[67] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص957-

-امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی (مؤلف)، مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل (مترجم)، شعب الایمان اردو، کراچی، دار الاشاعت، 2007، شعب الایمان کا سینتیسواں شعبہ وہ ہے شرم گاہوں کی حرمت اور پاکدامنی [68] کا وجوب، سات قسم کے افراد جو پہلے پہل جہنم میں داخل ہوں گے، جلد چہارم، ح5470، ص306

تلقین کرتا ہے اور ساتھ ہی اسے اس کے دشمن ابلیس کی چال بازیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ شیطان انسان کا پرانا دشمن ہے اور وہ ہمیشہ انسان کو دھوکہ دے کو قرب الٰہی سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ پس ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی۔ کیو۔ کا ایجنڈا بھی شیطانی منصوبہ ہے۔ اللہ پاک شیطان کے اس منصوبے کو قرآن میں یوں بیان فرماتے ہیں

" قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَلَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ "[69]

ترجمہ: "(اس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لیے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا "[70]

شیطان انسانی نفسانی خواہشات کو خوبصورت بنا کر اس طرح پیش کرتا ہے کہ وہ شخص اگر اللہ کی پناہ نہ مانگے تو وہ اپنے نفس کو ہی اپنا معبود بنا بیٹھتا ہے۔ اور اگر ایل۔ گی۔ بی۔ تی۔ کیو۔ کے منشور کو دیکھا جائے تو یہ انسانی شہوانی خواہشات کی تکمیل کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی خواہشات نفس کو اپنا خدا بنانے والوں کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

" اَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰٮهُ "[71]

ترجمہ: "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے "[72]

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ابلیس ان کے برے اعمال اس قدر خوشنما بنا کر دیکھاتا ہے کہ وہ گمراہی کے راستے پر بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے آنکھوں، کانوں اور دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ اللہ پاک قرآن پاک میں ان لوگوں کے احوال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

" أفرأيت من اتخذ إلهه هواه وأضله الله على علم وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله أفلا تذكرون "[73]

ترجمہ: "بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) اللہ نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا۔ اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی۔ اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اب اللہ کے سوا اس کو کون راہ پر لا سکتا ہے۔ تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے "[74]

اللہ پاک ایسے تمام لوگوں کو جو اپنے نفس اور ابلیس کو اپنا امام و پیشوا بنا لیتے ہیں ان کو چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ بتاتا ہے

"أَمۡ تَحۡسَبُ أَنَّ أَكۡثَرَهُمۡ يَسۡمَعُونَ أَوۡ يَعۡقِلُونَ إِنۡ هُمۡ إِلَّا كَٱلۡأَنۡعَٰمِ بَلۡ هُمۡ أَضَلُّ سَبِيلًا "[75]

ترجمہ: "یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں "[76]

---

[69] ۔سورۃ الحجر: 39
[70] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 630۔
[71] ۔سورۃ الفرقان: 43
[72] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 869۔
[73] ۔سورۃ الجاثیہ: 23
[74] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد سوم، ص 1197۔
[75] ۔سورۃ الفرقان: 44
[76] سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، لاہور، پال کمپنی۔ جلد دوم، ص 869۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

مندرجہ بالا آیات قرآنی سے یہ بات واضح ہے کہ اسلامی ولڈ ویو اور ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو کا ورلڈ ویو ایک دوسرے کے متضاد ہیں اسلامی ورلڈ ویو کا محور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور فرمانبرداری ہے۔ جبکہ ایل۔جی۔بی۔ٹی۔کیو۔ کا مرکز و محور صرف شہوانی خوہشات (زنا، لواطت اور ہم جنس پرستی) ہے۔ جو اسلامی شریعت کے مطابق گناہ کبیرہ ہیں۔